www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

شارحِ عقیدۂ طحاویہ علامہ ابن ابی العز حنفیؒ فرماتے ہیں:

"وبالجملة فأهل السنة كلهم من أهل المذاهب الأربعة وغيرهم من السلف والخلف متنقون على أن كلام الله غير مخلوق" ''جملہ اہل سنت، مذاہب اربعہ کے پیروکار اور دیگر سلف خلف سب اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ کی کلام غیر مخلوق ہے'' (ص ۱۲۷)

☆ سوال: کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ کے بارے میں کہ ربوی اشیا میں اُدھار ہوسکتا ہے یا نہیں۔ مثلاً ایک شخص کسی سے ایک من گندم اُدھار لیتا ہے اور کہتا ہے کہ کٹائی کے موقع پر جب میری گندم آجائے گی تو میں آپ کو ایک من واپس کردوں گا۔ یا جیسے عورتیں گھروں میں کسی سے آٹا اُدھار لیتی ہیں اور بعد میں اتنا ہی آٹا واپس کردیتی ہیں۔ کیا ایسا کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

جواب: ربوی اشیاء کی خرید وفروخت میں اُدھار منع ہے۔ البتہ قرضِ حسنہ کے طور پر کوئی شے لی جائے تو یہ جائز ہے۔ گھروں میں آٹے کا لین دین عام طور پر قرضِ حسنہ کی قبیل سے ہوتا ہے، اس لئے اس کا کوئی حرج نہیں۔

☆ سوال: ہمارے گاؤں کے گورنمنٹ سکول کے ایک استاد نے ۵۰ کے قریب ٹیسٹ پیپرز گائیڈز جس میں دینیات وعربی کی قرآنی آیات موجود تھیں، بچوں سے اکٹھی کرکے مٹی کا تیل ڈال کر جلا دیں۔ کیا استاد کا فعل قرآنی آیات کو جلانا شریعت کی روشنی میں قابل مؤاخذہ نہیں؟

جواب: قرآنی آیات والے بوسیدہ اَوراق کو ضائع کرنے کا بلاشبہ جواز ہے۔ پانی میں بہا دیئے جائیں، پاکیزہ زمین میں دفن کردیے جائیں، اسی طرح اَوراق کو جلانے کا عمل بھی درست ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت عثمانؓ سے منقول ہے: وأمر بما سواه من القرآن كل صحيفة أومصحف أن يحرق (باب جمع القرآن) ''حضرت عثمانؓ نے حضرت حفصہؓ کے صحف سے منقول قرآن کے علاوہ ہر صحیفے یا مصحف میں جو قرآن ہے، ان کو جلانے کا حکم صادر فرمایا''۔ اس پر شارحِ بخاری امام ابوالحسن ابن بطال فرماتے ہیں:

في هذا الحديث جواز تحريق الكتب التي فيها اسم الله بالنار وإن ذلك اكرام لها وصون عن وطئها بالأقدام وقد أخرج عبدالرزاق من طريق طاوس أنه كان يحرق الرسائل التي فيها البسملة أذا اجتمعت وكذا فعل عروة

''اس حدیث سے یہ مسئلہ نکلا کہ ان کتابوں کو جلانا جائز ہے جن میں اللہ عزوجل کا اسم گرامی ہو، اسی میں ان کی عزت واکرام ہے بجائے اس کے کہ قدموں کے نیچے روندے جائیں، اس میں ان کی بے ادبی ہے۔ طاؤس کے پاس جب اللہ کے نام والے کتب ورسائل جمع ہوجاتے تو ان کو جلا ڈالتے، عروہ کا فعل بھی اسی طرح مروی ہے۔ (فتح الباری:۹/۲۱)

لہٰذا موصوف کے اس فعل پر شرعی طور پر کوئی مؤاخذہ نہیں۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ